بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۵ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۸ تبوک ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۲۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اسکی نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں

نیز آنحضرتؐ کی کامل اور سچی اتباع کریں اور قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنائیں

"ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔

لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبے کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔

ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے جب بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر اُن میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ گنہگار خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو ہرگز گناہ کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ چوری کرنے والا یا زانی یا بدکار اپنے فعل کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ سچا ایمان تو گناہ سے دور کرتا ہے اور شیطان کی کشتی میں وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص علانیہ بدکاری میں مبتلا ہے اور دوسری خطاکاریوں سے باوجودیکہ اُن کی بُرائی سے آگاہ ہے باز نہیں آتا تو پھر بجز اس کے اور کیا کہنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو کیوں ان بدیوں سے نہ بچتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار ہے اور اس کا نتیجہ بہت ہی بُرا اور تکلیف دہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ رتبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ نے کل نماز جمعہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اسلام کے اقتصادی نظام کے پُرحکمت پہلوؤں کی وضاحت سے متعلق اپنے متعدد سابقہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے مخلصین لہ الدین کے گیارہ معنوں میں سے نویں اور دسویں معنوں پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں اس امر کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے کہ انسانی زندگی کے اس شعبہ میں بھی مخلصین لہ الدین کے جملہ تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوں۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے بتایا کہ حضور مخلصین لہ الدین کے گیارہویں معنوں اور اسلام کے اقتصادی نظام میں ان کی کارفرمائی پر آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے۔

ربوہ ۲۴ رتبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز بدھ بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دو صاحبزادیوں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ شہناز غفور صاحبہ سلمہا کی شادی نصیر احمد صاحب طارق ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف گزکلا پور کے ہمراہ اور عزیزہ مبارکہ آفتاب سلمہا کی شادی ابرار احمد صاحب آف کراچی کے ساتھ ہوئی ہے۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

تقریب رخصتانہ میں ازراہ شفقت حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرما کر ہر دو بچیوں کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

استاد کی ضرورت

بشیر آباد ہائی سکول (سندھ) کے لئے ایک بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ استاد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع کوائف و نقول سندات امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعتِ احمدیہ کی معرفت ارسال فرماویں حسب قواعد تنخواہ کے علاوہ بعض دیگر مراعات بھی مل سکیں گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ تبوک ۱۳۴۸ھش

عصری علوم وفنون اور اسلام

گزشتہ صدی کے دوران برِصغیر کے مسلمانوں میں جو تعلیمی رُجحانات کارفرما رہے ہیں ان کے نتیجہ ہیں آج پاکستان میں بھی اہلِ علم دو علیحدہ علیحدہ طبقوں میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے اِس قدر مختلف واقع ہوئے ہیں کہ انہیں بآسانی شناخت کیا جاسکتا ہے۔ ایک طبقہ اُن اہلِ علم حضرات کا ہے جو عربی فارسی اور دینی علوم میں دسترس رکھتے ہیں۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جس نے انگریزی زبان اور مغربی علوم کی تحصیل میں ہی تمام تر کوششیں صرف کی ہیں۔

اہلِ علم کے بنیادی طور پر دو علیحدہ اور مختلف طبقوں میں منقسم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دینی علوم میں دسترس رکھنے والے حضرات شروع ہی سے انگریزی زبان اور مغربی علوم سیکھنے کے مخالف رہے ہیں۔ ان کا نقطۂ نظر یہ رہا ہے کہ یہ زبان اور یہ علوم اسلام کے مخالف و معارض ہیں ان کے پڑھنے سے دین سے بیگانگی کا پیدا ہونا اور اسلام کی بنیادی صداقتوں کے بارہ میں شکوک و شبہات اور وساوس کا سر اُٹھانا یقینی ہے۔ چنانچہ دینی مدارس میں نہ صرف یہ کہ علوم جدیدہ پڑھانے کی طرف توجہ ہی نہیں دی گئی بلکہ ان سے بے بہرہ رہنا ضروری قرار دیا گیا۔ اُدھر جو لوگ تقاضائے وقت کے مطابق علوم جدیدہ کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے مادی ترقی کو منتہائے مقصود قرار دے کر دینی علوم کی تحصیل کو یکسر غیر ضروری خیال کیا۔ اس طرح اہلِ علم کے دو جداگانہ طبقے معرضِ وجود میں آئے اور نمایاں سے نمایاں تر صورت اختیار کرتے چلے گئے جنہوں نے دینی علوم کی تحصیل کو اپنا منتہائے مقصود بنایا وہ عصری علوم وفنون سے یکسر نابلد رہے اور جو عصری علوم وفنون کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے دینی علوم کی تحصیل سے کوئی علاقہ نہ رکھا۔ یہ تفریق مسلمانوں کی ذہنی وفکری اور علمی وعملی یکجہتی اور دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ دینی جذبہ کی صحیح نشوونما پر بُری طرح اثر انداز ہوئی اور ابھی تک ہو رہی ہے۔

عرصہ دراز تک تحصیلِ علم کے جداگانہ دائروں میں محدود و مقید رہنے کے بعد اب یہ احساس شدت سے پیدا ہو رہا ہے کہ نظامِ تعلیم کا ایسے خطوط پر استوار ہونا ضروری ہے جس میں دینی علوم اور علومِ جدیدہ دونوں کے لئے پوری پوری گنجائش موجود ہو حتیٰ کہ اِس امر کا احساس اب ان اہلِ علم حضرات کو بھی ہوتا جا رہا ہے جو کسی زمانہ میں انگریزی زبان کا پڑھنا اور علومِ جدیدہ کا سیکھنا ازروئے مذہب جائز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ حال ہی میں دینی علوم میں دسترس رکھنے والے حضرات میں سے ایک صاحب نے جو دینی حلقوں میں بہت معروف شخصیت کے مالک ہیں اِس امر پر زور دیا ہے کہ اگر دینی صداقتوں کو اجاگر کرنے اور دُنیا پر انہیں زیادہ مؤثر طریق پر آشکار کرنے کے لئے انگریزی زبان سیکھی جائے اور مغربی علوم سے بھی استفادہ کیا جائے تو اس میں نہ صرف یہ کہ کوئی قباحت نہیں بلکہ اس نیت اور ارادہ سے ان علوم کو ضرور سیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"میری نظر میں اگر ان دونوں مضر اسباب سے مکمل پرہیز کرتے ہوئے انگریزی زبان اور عصری علوم وفنون کو پوری کوشش اور توجہ سے حاصل کیا جائے تو وہ پچھلے فلسفہ ومنطق سے زیادہ اسلامی عقائد اور اسلامی علوم کے خادم نظر آئیں گے۔

ضرورت اس کی ہے کہ اصل کو اصل سمجھا جائے اور تابع کو تابع۔ اور تابع کو اُس کے اپنے درجہ سے نہ بڑھنے دیا جائے۔ اس کے حاصل کرنے کو دُنیا کی ایک ضرورت سمجھا جائے سرمایۂ فخر و غرور نہ بنایا جائے۔ نیز علوم کے حاصل کرنے کے لئے اساتذہ ایسے مہیا کئے جائیں جو اپنے عقائد، کردار، معاشرت، اور عبادت و خدا ترسی کی رُو سے پکے مسلمان اور اسلامی تعلیمات کے معلم ہونے کی پوری صلاحیت رکھتے ہوں تو پھر نہ انگریزی زبان میں کوئی زہر ہے نہ فلسفۂ جدیدہ اور سائنس جدید میں۔"

(البلاغ کراچی جون ۱۹۶۹ء صنہ۳۰)

اسلام کی تائید اور اس کی خدمت کی نیت سے دینی علوم کے ساتھ ساتھ پوری کوشش اور توجہ سے عصری علوم وفنون میں دسترس حاصل کرنے اور ان علوم کو دینی علوم کے تابع رکھتے ہوئے انہیں بھی اسلام کا خادم ثابت کرنے کے سلسلہ میں مندرجہ بالا اقتباس میں جو کچھ کہا گیا ہے ہم اُس سے پورا پورا اتفاق رکھتے ہیں کیونکہ اگر شروع ہی سے اِس رنگ میں علومِ جدیدہ سے استفادہ کرنے کی اہمیت کو سمجھ لیا جاتا اور دینی حلقوں میں انگریزی پڑھنے اور علوم جدیدہ کا مطالعہ کرنے کے بارہ میں ایک نوع کی عصبیت سے کام نہ لیا جاتا تو برِصغیر کے اہلِ علم مسلمان دو جداگانہ طبقوں میں منقسم نہ ہوتے اور نظامِ تعلیم میں عدمِ توازن کی کیفیت پیدا نہ ہوتی۔ دوسری طرف علومِ جدیدہ کو دینِ فطرت کا خادم ثابت کرنے کے نتیجہ میں اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کے سلسلہ میں بھی کچھ کم مدد نہ ملتی۔

علومِ جدیدہ سے یکسر اعراض کے قریباً ایک صدی پرانے اور ناکام تجربہ کے بعد اب آکر مندرجہ بالا اقتباس میں علوم جدیدہ میں دسترس حاصل کرنے کی اہمیت کو جن الفاظ اور جس انداز میں واضح کیا گیا ہے وہ بعینہٖ وہی ہے جس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۷۲ سال قبل خدمتِ اسلام کی نیت سے علومِ جدیدہ حاصل کرنے کی طرف نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی تھی اور اِس حال میں توجہ دلائی تھی جبکہ برصغیر کے دینی حلقے بالعموم ان علوم سے اعراض کی تلقین میں مصروف تھے۔

(باقی)

سیکرٹریانِ مال لجنات اماء اللہ فوری توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ کوشش کریں کہ ان دنوں خاص وقت دے کر اور محنت سے کام لے کر اپنے اپنے بجٹ پورے کریں۔ قریباً تین ہزار روپے کی کمی چندہ ممبری لجنہ میں ہے اور چھ سَو روپے کی کمی چندہ ناصرات میں۔ اسی طرح اجتماع کا چندہ جو ایک روپیہ سالانہ فی ممبر لجنہ سے وصول کیا جاتا ہے جلد از جلد وصول کریں۔ یکم اکتوبر کے بعد جو چندہ وصول ہوگا وہ اس سال کے حساب میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جن عہدیداروں کے پاس چندہ جمع ہوا پڑا ہے وہ بھی جلد از جلد بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی نثار احمد کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا واہ فیکٹری میں کام کرتے ہوئے مشین سے کٹ گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں عزیز کا انگوٹھا صحیح طریقہ سے ہاتھ کے ساتھ دوبارہ پیوست ہو جائے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷۔۱۸۔۱۹ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع تربیتی نقطہ نگاہ سے بہت مفید ہوتا ہے۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ تربیتِ اولاد کے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو ضرور اس اجتماع میں شریک کریں۔ اجتماع کی تفصیلات قائدینِ خدام الاحمدیہ کو بھجوا دی گئی ہیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۳۸۰ افراد کا قبولِ حق ۔۔ ریڈیو پر تقاریر و خطبات ۔۔ دو نئے سکولوں کا اجراء

رپورٹ از مئی تا اگست ۱۹۶۹ء

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون

(۳)

اخبار میں مضامین

اخبار ... میں باقاعدہ ہفتہ وار مضامین کا سلسلہ جاری رہا۔ اور اس طرح اسلام کی حقانیت و افضلیت لوگوں پر ثابت کرنے کا ایک احسن موقعہ ملا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل موضوعات پر مضامین لکھنے کی توفیق ملی۔

اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور۔ توحید الٰہی اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام اور رواداری رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی نماز جمعہ کی اہمیت۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت۔ اسلام وقت کی ایک ضرورت ہے اور تسخیر چاند اور قرآنی پیشگوئیاں وغیرہ

ریڈیو پر تقاریر و خطبات

میلاد النبیؐ کے موقعہ پر خاکسار کی ایک تقریر ہوئی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے بارہ میں تھی۔ یہ تقریر نصف گھنٹہ تک ریڈیو سیرالیون سے نشر ہوئی۔ الحاج بونگے جنرل سکرٹری صاحب کو دو بار صبح کے وقت ریڈیو سیرالیون پر تلاوت قرآن کریم کا موقعہ ملا۔ نیز خاکسار کا ایک خطبہ جمعہ احمدیہ مسجد سے براہ راست ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کو وضاحت سے بیان کیا۔ اور اس طرح ملک کے طول و عرض میں اسلام کے عالمگیر پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سیرت النبیؐ

سیرالیون میں مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو یوم میلاد النبی منایا گیا۔ خاکسار کا ایک خاص پیغام اس سلسلہ میں اخبار ڈیلی میل میں شائع ہوا۔ جس میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور اسوہ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو آپ کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے اور انہیں اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ مشن کی طرف سے ایک جلسہ کا بھی اس سلسلہ میں انتظام کیا گیا۔ جو ٹاؤن ہال میں مورخہ یکم جون کو منعقد ہوا۔ ایک ہفتہ قبل دعوتی کارڈ چھپوا کر وزراء، سفراء اور دیگر معززین شہر کو ارسال کئے گئے۔

اجلاس کی صدارت کے لئے ہز ایکسی لنسی مسٹر آر۔ آئی۔ اندانی R. I. Andani قائم مقام ہائی کمشنر برائے سیرالیون کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کرلی۔ چنانچہ ٹھیک ۵ بجے شام جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب نے کی۔ اور الحاج ایم۔ کے بونگے جنرل سیکرٹری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

یا عین فیض اللہ والعرفان

سے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم انوار حسن صاحب Mr Ola Koremi سیکرٹری بورڈ آف امامز مسلم کانگرس۔ الحاج ایم۔ اے Alhaj M. A. مری ووری ... J eray ... یونیورسٹی آف سیرالیون نے تقاریر کیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ وسیع ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ فری ٹاؤن کے علاوہ لسٹر، گودر، ولنگٹن اور ریجنٹ کی جماعتوں نے بھی شرکت کی۔ اور غیر از جماعت احباب نے خاصی تعداد میں شریک ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو سننے کی سعادت حاصل کی۔ بعد اجلاس حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

اس موقعہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مشتمل ایک پمفلٹ دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا جو وہاں تقسیم کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

یوم خلافت

مورخہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ فری ٹاؤن میں یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں علاوہ فری ٹاؤن کے لسٹر گودریچ جماعتوں کے احباب بھی شریک ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر مکرم حبیب احمد صاحب الامام کول نے خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات پر حاضرین کو خطاب کیا۔ خاکسار نے اس دن کی اہمیت اور قرآن کریم اور احادیث نبوی سے خلافت جیسی نعمت کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ احباب جماعت کو خلافت سے وابستگی اور خلیفہ وقت سے خطوط کے ذریعہ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ دنیا میں جو روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ اس کو واضح کیا۔

سرکٹ میٹنگ

ماہ مئی میں شمالی صوبہ کے ایک اہم شہر گبورکا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اردگرد کی جماعتوں کے نمائندگان اچھی تعداد میں شریک ہوئے اور غیر از جماعت احباب کو بھی جن کو اجلاس میں شرکت کے لئے خاص طور پر دعوت دی گئی تھی وقت نکال کر شریک اجلاس ہوئے۔ مکینی سے ڈوما ہیو۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان کے ساتھ تشریف لائے۔ اور اپنے ساتھ غیر از جماعت احباب کو بھی لائے۔ یہ اجلاس ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر سنوفا آدم کے ہوٹل کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب۔ الحاج بونگے جنرل سیکرٹری۔ مسٹر ابراہیم ایجوکیشن سکرٹری۔ پیراماؤنٹ چیف سلیمان آف ... مسٹر عباس ... مبلغ اور ایک غیر احمدی دوست جو مسلم ... کے سکول میں عربی کے استاد ہیں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور صداقت احمدیت شمالی صوبہ میں احمدیت نے ہیں کیا دیا۔ اور احمدی احباب کی ذمہ داریاں وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ سیرالیون میں جماعت کو جس رنگ سے ہیں باوجود مخالفت کے پے در پے ترقیات نصیب ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جو تائید و نصرت فرمائی۔ خاکسار نے اس کا واضح طور پر ذکر کیا۔ باہر سے آنے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ مگبورکا نے کیا۔ اور خصوصاً مسٹر آدم نے مہمانوں کو ہر قسم کی سہولت پہنچانے کی کوشش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار نے جمعہ بھی وہاں ہی پڑھایا۔ اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنے اندر اخلاص اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی تلقین کی۔

خاص تقریبات میں شرکت

وزیراعظم سیرالیون کے امریکہ، جاپان اور مشرق بعید کے دیگر ممالک کے دورہ کے بعد واپس پہنچنے پر وزیراعظم کی طرف سے ان کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار بھی اس تقریب میں مدعو تھا۔ وہاں وزیراعظم نائب وزیراعظم سفیر فرانس۔ سفیر برطانیہ۔ سفیر نائیجیریا۔ سفیر لبنان، مصر و دیگر حکومت کے وزراء اور سیاسی و مذہبی لیڈروں سے ملاقات اور تعارف کا موقعہ ملا۔ سفیر فرانس نے گفتگو میں کافی دلچسپی لی۔ اسی طرح ایک یورپین دوست سے شراب نوشی کے نقصانات اور اس بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ پر گفتگو کا موقعہ ملا۔

دوسری تقریب زیمبیا کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر Dr Kenneth Kaunda کی سیرالیون میں آمد پر حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ جس میں شرکت کی خاکسار کو بھی دعوت ملی۔ نیز الحاج بونگے جنرل سیکرٹری اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکینڈری سکول فری ٹاؤن بھی شریک ہوئے۔ وہاں معزز مہمان سے ملاقات ہوئی۔ سیرالیون کے وزیراعظم بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر وزراء حکومت اور دیگر معززین سے ملاقات کا اور تعارف کا موقعہ ملا۔

اشاعت و تقسیم لٹریچر

میلاد النبیؐ کے موقعہ پر مشن کی طرف سے ایک خاص پمفلٹ دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی از پیدائش تا وفات مختصر طور پر پیش کی گئی نیز آپ کی بلند و بالا شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان کی گئی۔ یہ پمفلٹ مفت تقسیم کیا گیا۔

ایک اور پمفلٹ جو مکرم نسیم سیفی صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ Some Facts about Christianity ۵۰۰ کی تعداد میں مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا گیا۔ نیز ریویو آف ریلیجنز اور مسلم ہیرلڈ از لنڈن کی پچاس کاپیاں

مختلف لائبریریوں، معززین شہر اور ادارہ جات کو بذریعہ پوسٹ ارسال کی گئیں۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کی تھیس کا بیان۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات کی ۲۵ کاپیاں اور بعض عربی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں اور عیسائیوں میں تقسیم کی گئیں۔

وقفِ عارضی۔

سیرالیون میں موسمی تعطیلات کے موقعہ پر پاکستانی اساتذہ کرام کو وقفِ عارضی میں ایام پیش کرنے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اساتذہ نے حضور اقدس کی خدمت میں دو دو ہفتے وقفِ عارضی کے سلسلہ میں پیش کئے۔

مکرم انور حسن صاحب، مکرم حبیب احمد صاحب (فری ٹاؤن۔ مکرم کمال الدین صاحب۔ مکرم نعیم احمد صاحب طیب۔ مکرم عبدالشکور صاحب اسلم، مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فردوسی بوسے اور مکرم لطیف احمد صاحب اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم بابے بوسے۔

ان دوستوں کو حضور کی طرف سے منظوری آنے پر مختلف جماعتوں میں بھجوایا گیا۔ جہاں انہوں نے جماعت کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی بچوں اور بڑوں کو نماز۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھانے اور یاد کرانے اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلانے میں وقت صرف کیا۔ اور پیغامِ اسلام لوگوں تک پہنچانے میں حتی المقدور کوشاں رہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے جانے سے جماعتوں میں ایک خاص بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ اور بعض نئی روحوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے آمین

خطباتِ جمعہ۔

خطباتِ جمعہ میں عموماً جماعت کے لئے تربیتی اور اصلاحی امور بیان کئے جاتے رہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کا ترجمہ اکثر سنایا جاتا رہا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ۔

اس عرصہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی گئی۔ بعض دوست جو لمبا عرصہ ہونے کی وجہ سے اپنا وعدہ قریباً بھول چکے تھے ان کے نام چٹھیاں لکھ کر توجہ دلائی گئی اور خدا تعالےٰ کے فضل سے وعدہ جات کی رقم گو ابھی مکمل طور پر وصول نہیں ہوئی لیکن اکثر حصہ اس کا وصول ہو چکا ہے۔

مسجد اقصےٰ کو آگ لگانے کے خلاف احتجاج

مسجد اقصےٰ کو آگ لگائے جانے اور یہود کی طرف سے اس کی بے حرمتی پر سیرالیون کے تمام احمدیوں کو سخت صدمہ ہوا چنانچہ خاکسار نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس الم ناک سانحہ کی مذمت کی اور قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں سے واضح کیا۔ کہ آخر کار یہود کو اس ارضِ مقدس کو چھوڑنا ہوگا۔ اور مسلمانوں کو ان کا حق مل کر رہے گا۔ لیکن اس سلسلہ میں مسلمانوں کو بھی اپنے اندر نمایاں تغیر پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں اور رجوع الی اللہ سے کام لیں تا کہ رحمتِ خداوندی جوش میں آئے۔ اور ان کو اور ان کے مقدس مقامات کو یہود کی ناپاک سازشوں سے محفوظ فرمائے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس واقعہ کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ جس میں احمدی احباب بھی شریک تھے۔ وزیر اعظم اور گورنر جنرل نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ اور اسرائیلی ایمبسی سے بھی اس سلسلہ میں احتجاج کیا گیا۔ مسلم کانگرس کی طرف سے اس سلسلہ میں جو میٹنگز بلائی گئیں۔ جماعت کے نمائندگان اس میں شریک ہوتے رہے

روانگی مبلغین۔

مکرم مولوی اقبال احمد صاحب جو عرصہ ڈیڑھ سال سے سیرالیون میں فریضہ تبلیغ بجا لا رہے تھے۔ مرکزی ہدایت کے مطابق گیمبیا تشریف لے گئے۔ ان کے اعزاز میں مسجد احمدیہ میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ اور دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا گیا۔

اسی طرح مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب ۱۵ اگست کو عرصہ چار سال تک سیرالیون میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد رخصت پر پاکستان روانہ ہوئے مولوی صاحب موصوف کے اعزاز میں پہلے بو میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں خاکسار نے بھی شرکت کی اور پھر فری ٹاؤن میں مسجد احمدیہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اور مکرم مولوی ناصر احمد صاحب جو جلدی پاکستان آنے والے ہیں کی خدمات کو تبلیغ اسلام و احمدیت کے سلسلہ میں سراہا گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ انہیں پہلے سے بڑھ کر خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے۔

مشنری کالج غانا کے لئے طلباء کی روانگی۔

سیرالیون سے چار طلباء کو غانا روانہ کیا گیا۔ جو وہاں سالٹ پانڈ کے احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد سیرالیون میں لوکل مبلغین کے طور پر کام کریں گے

تعلیم۔

خاکسار نے بورڈ آف گورنرز فری ٹاؤن احمدیہ سیکنڈری سکول کی ایک میٹنگ میں بطور چیئرمین بورڈ شرکت کی۔ اور سکول کے بارہ میں بعض اہم امور پر غور و خوض کیا گیا۔ اسی طرح بو سیکنڈری سکول کے بورڈ آف گورنرز کی تین میٹنگز میں بحیثیت جنرل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سکولز شرکت کی۔

دو نئے سکول

ہماری دو جماعتوں کی طرف سے عرصہ تین سال سے پرائمری سکول جاری تھے مگر حکومت کی طرف سے ان کی منظوری نہیں مل رہی تھی۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں متعلقہ حکام سے رابطہ پیدا کیا۔ ملاقاتوں اور تحریری طور پر ان ہر دو سکولز کی منظوری کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب کو خاص طور پر ان علاقوں میں متعلقہ ایجوکیشن افسران اور دیگر اصحاب ممبر سے مل کر کوشش کرنے کے لئے بھجوایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب دونوں سکولوں کی منظوری حکومت کی طرف سے مل گئی ہے۔ اور نئے تعلیمی سال سے جو ستمبر میں شروع ہو رہا ہے۔ ان کو حکومت کی طرف سے گرانٹ ملنی شروع ہو جائے گی الحمد للہ علیٰ ذالک

ان دونوں سکولز کی منظوری کے بعد سیرالیون میں ہمارے سکولوں کی کل تعداد ۲۴ ہو جائے گی۔ ۴ سیکنڈری اور ۲۰ پرائمری اور مڈل۔

خط وکتابت۔

علاوہ تبلیغی اور تنظیمی امور کے خط وکتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مرکزی اور لوکل خطوط کے جوابات بروقت دیئے گئے۔ اور تعلیمی امور کے بارہ میں بھی بذریعہ خطوط سیکنڈری اور پرائمری سکولز سے رابطہ قائم رکھا گیا۔

حلقہ بو۔

اس حلقہ میں مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب فریضہ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ ان کی ارسال کردہ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

زائرین۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہاؤس میں آنے والے اور بعض دیگر معززین کو تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رہا۔ مشن ہاؤس میں متعدد احباب تشریف لائے۔ جن میں مسلمان عیسائی اساتذہ اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران بھی شامل تھے۔ ان میں قابلِ ذکر بو کے ڈپٹی کمشنر، صوبائی سکرٹری اور پولیس کمشنر تھے۔ جن کو تبلیغ کی گئی اور مطالعہ کے لئے کتب بھی پیش کی گئیں۔

اسی طرح وزیر اعظم سیرالیون کے ایک بھائی Mr Stevens کو جو ایک دفتر میں آفیسر ہیں خاص دعوت پر مشن ہاؤس بلایا گیا۔ جہاں ان کو تفصیل سے خاکسار نے اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی۔ وہ نہایت دلچسپی کے ساتھ برابر ۲ گھنٹہ خاکسار کی باتیں سنتے رہے اور متعدد سوالات پیش کئے۔ جن کے جوابات خاکسار کی طرف سے دیئے گئے۔ وہ اسلام و احمدیت کی صداقت اور اس کی خوبیوں سے بہت متاثر ہوئے۔ خاکسار نے ان کو مطالعہ کے لئے مناسب حال کتب کا ایک سیٹ پیش کیا۔ جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔ اسی طرح ایک معزز دوست کو خاص طور پر مشن ہاؤس میں دعوت پر بلایا گیا۔ ان کا نام الحاج Alhaj Mana paka مانا پاکا ہے۔ یہ بڑے مخلص اور متدین مسلمان دوست ہیں محکمہ بجلی میں ایک معزز عہدہ پر فائز ہیں۔ نیز ہمارے بو احمدیہ سیکنڈری سکول کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر بھی ہیں۔ نمازی اور پرہیزگار دوست ہیں خاکسار ان کو تبلیغ کرنے کا دیر سے ارادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایک دن یہ توفیق عطا فرما دی۔ خاکسار نے ان کو مشن ہاؤس میں دعوت دے کر اڑھائی گھنٹہ تک پوری تسلی سے تبلیغِ احمدیت کی جس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ نیز خاکسار نے کتب کا ایک سیٹ برائے مطالعہ پیش کیا۔ یہ دوست سنجیدگی سے احمدیت کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ دعا فرمائیں مولا کریم انہیں صداقت احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ (باقی)

انصار اللہ

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۴-۲۵-۲۶ اخاء ۱۳۴۸ھش اکتوبر) میں احباب کثرت سے شرکت فرماتے ہیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شفقت علیٰ خلق اللہ

(مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ بلاک ۷ وی۔ ڈیرہ غازیخان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ اُس پر ظلم کرتا ہے۔ اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی تکلیف اور بے چینی دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کریگا"۔

یہ حقیقت ہے کہ حضور نے ان الفاظ میں مسلمان کی جو تعریف کی ہے۔ اس میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ بھی بیان فرما دیا ہے۔

قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ کہ دین کی دو شاخیں ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ تو یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن حقوق العباد بہت ہیں اور قرآن میں ان پر بہت زور دیا گیا ہے انسان چونکہ مدنی الطبع ہے۔ لہذا اسکے تعلقات بھی اپنے ہم جنسوں سے بہت زیادہ ہیں۔ اُسے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دنیا میں نافع وجود بن کر رہے۔ رسول نے۔ حدیث میں ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو لوگوں کے لئے فیض رساں ہے۔ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ وہ دوسروں کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے۔ کہ اسلام کی اس تعلیم میں حکمت کیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ۔ کہ ہم نے انسان کو مکرم بنایا ہے۔ یہ اشرف المخلوقات ہے اور صاحب عزت ہے۔ اور اگر دیکھا جائے۔ تو انسان کی فطرت سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ دیکھو ادنے سے ادنے انسان بھی کیوں نہ ہو۔ مثلاً خاکروب ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بھی نہیں چاہتا کہ اسے کوئی گالی دے۔ یا اس کی بے عزتی کرے پس اس سے ثابت ہوا کہ عزت اور تکریم انسان کا فطرتی حق ہے۔ جسے وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

کہ مسلمان وہ ہے۔ جس کے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ ہے۔ یعنی مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی کو دکھ نہ دے۔ نہ ہاتھ سے نہ زبان سے۔ کیونکہ کسی کی دلآزاری کرنا سخت گناہ ہے۔ اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ یہی اس کے رہنے کا مقام ہے۔ اسکو رنجیدہ کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ دکھی دل میں خدا ہوتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شخص دلی سے چل کر حضرت معین اجمیری کے پاس اجمیر آیا۔ اور کہا۔ کہ پٹواری نے وہی ایک زمین کا ٹکڑا دوسرے آدمی کے نام لکھ دیا ہے اور خراب میرے نام۔ میں یہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ آپ کے پاس چل کر آیا ہوں کہ حضور ایک خط بنام حضرت بختیار کاکی دلی والے کے نام لکھ دیں وہ اپنے اثر و رسوخ میرا یہ کام کرا دیں۔ حضرت نے فرمایا ایک دو روز ٹھہر جاؤ۔ میں خود ساتھ چلوں گا۔ وہ ٹھہر گیا۔ حضرت دو دن کے بعد خود دہلی چل پڑے۔ حضرت بختیار کاکی نے مطلع ہو کر استقبال کیا۔ اور کہا کہ اتنی زحمت کیوں گوارا کی۔ ایک خط لکھ دیتے تعمیل ہو جاتی۔ فرمایا۔ کہ ایک دکھی دل میں خدا ہوتا ہے۔ میں اس شخص کے ساتھ نہیں آیا۔ خدا کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں اور میں کیوں نہ آتا۔ اللہ۔ اللہ تو یہ ہے بزرگوں کا طریق۔ پس یہ حقیقت ہے۔ کہ کسی کو دکھ پہنچانا۔ خدا تعالیٰ کو دکھ پہنچانا ہے۔ یہ دکھ دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ زبان سے بھی اور ہاتھ سے بھی زبان سے یوں۔ کہ کسی کو گالی دی یا بُرا بھلا کہا۔ اور ہاتھ سے یوں۔ کہ دست درازی کی یا کسی دوسرے کا حق ناجائز طور پر دبا لیا۔ کم دیکر یا زیادہ لے کر۔ یاد رکھو۔ کہ اس طرح کے کام اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو شخص دلآزاری کرتا ہے۔ اس کی عبادت بھی قبول نہیں۔ ؎

ہزار گنج عبادت ہزار گنج کرم
ہزار طاعت شب ہا ہزار بیداری
ہزار روزہ و تسبیح و صد ہزار نماز
قبول نیست اگر خاطرے بیازاری

پس مسلمان کا کام تو یہ ہے۔ کہ دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف اور بے چینی دور کرے۔ اس کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے۔ اس کی ضرورت کا خیال رکھے اس کی پردہ پوشی کرے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق بہت عزیز ہے۔ حدیث میں ہے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ جو شخص اس کی مخلوق سے شفقت اور نرمی کا سلوک کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے شفقت اور نرمی کا سلوک کرتا ہے۔ یہ مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کے بچہ کو مارے یا دُکھ دے تو وہ کبھی اس کو معاف نہ کرے گی۔ اور اگر بچہ کو پیار کرے اور کھلائے پلائے تو اسے اچھا سمجھے گی۔ حتیٰ کہ اگر وہ اس کا دشمن بھی ہو۔ تو دشمنی کو بھی بھلا سکتی ہے۔

یہی حال اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق کا ہے۔ چونکہ مخلوق اس کا کنبہ ہے اسے دکھ دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھ دینے والے بندے کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جس وقت تک کہ اس کو اس دنیا میں سزا نہ دے دے۔ اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے۔ رنج و بلا میں اس کے کام آتا ہے اس کے لئے شفقت اور محبت کے جذبات رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا درجہ اس عابد سے بلند ہے جو دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہے۔ پس دین کی نظر میں اصل عبادت خدمتِ خلق ہے ؎

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

بزرگوں نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ملاقات کا راستہ دنیا میں سے ہو کر گذرتا ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرو۔ اُسے آرام پہنچاؤ۔ تب خدا تعالیٰ کو پا سکو گے حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم بڑے مکرم ہو۔ میں دنیا میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا۔ مجھے کپڑے دئے۔ میں بیمار تھا۔ تم نے عیادت کی۔ اس پر وہ جماعت کہے گی۔ پروردگار۔ تو تو ان باتوں سے پاک تھا۔ ہم نے کب یہ کام کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ دنیا میں میرے فلاں بندے بھوکے تھے تم نے ان کو کھانا دیا۔ فلاں پیاسے تھے ان کو پانی پلایا۔ فلاں ننگے تھے۔ ان کو کپڑے دئے فلاں بیمار تھے۔ ان کی عیادت کی۔ تم نے ان کی خدمت نہ کی بلکہ میری خدمت کی۔ اب میں تم سے خوش ہوں تم جس دروازہ سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو دیکھو۔ خدمتِ خلق کتنا معزز کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم میں شفقت علیٰ خلق اللہ پر بڑا زور دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میری نصیحت یہی ہے کہ دو دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو۔ جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصیحتوں پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری تصحیح

درباره ہدایات اجتماع لجنہ

ہدایات کے سرکلر میں معلومات دینیہ کے ضمن میں حدیث کے حصہ میں ایک دو غلطیاں ہو گئی ہیں انہیں نوٹ فرمالیں۔

۲۔ ابوبکر افضل هذه الامة الا ان یکون نبی۔ اس کا ترجمہ ٹھیک نہیں ہوا۔ جو درج ذیل ہے۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکرؓ اس امت میں سب سے بہتر ہیں۔ بجز اسکے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ اسی طرح ایک حدیث جسکا ترجمہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے چھپنے سے رہ گئی ہے۔ جو درج ذیل ہے

لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

برادرم محمد رشید صاحب سانگلہ ہل کی اہلیہ صاحبہ عمر و عوارض سے بیمار تھیں مورخہ ۱۴/۹/۶۱ کو ان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ زچہ بچہ کی صحت بہت کمزور ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادم دین اور صحت والی لمبی عمر دے اور زچہ کو بھی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (دستر ادر محمد کاتب)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء و طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۱۸۔ عزیزہ نیر اسلام بنت پیر نصیر احمد صاحب سوئی گیس لائکپور .. — ۵

۱۹۔ عزیز حافظ احمد علی چک ۲۰ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع سرگودھا .. — ۱۰

۲۰۔ عزیزہ شفقت نصیر صاحبہ مڈھ رانجھا ضلع " " .. — ۵

۲۱۔ عزیز حبیب اللہ طارق دار الرحمت ریلوے روڈ گجرات .. — ۲

۲۲۔ عزیز فضل احمد ابن چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید .. — ۵

۲۳۔ عزیز سعید احمد ابن چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور .. — ۵

دیگر طلباء و طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنی کامیابی پر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے چندہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اَوْفُوْا بِعَهْدِكُمْ

وقف جدید میں شمولیت ایک خاص طمانیت بخشتی ہے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی حکمت ہے۔ کہ وقف جدید کا آغاز اس وقت ہوا۔ جب جماعت کے احباب قربانی ایثار اور خدمتِ دین کے احساس کے ایک خاص مقام پر پہنچ چکے تھے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اس کو جاری کرتے ہوئے اس کی اہمیت پر اتنا زور دیا۔ کہ فرمایا۔ کہ اگر جماعت اس کو پھیلانے کے لئے مجھے اپنے کپڑے بھی بیچنے پڑیں تو مجھے اس سے دریغ نہ ہوگا۔

وہ دوست جنہوں نے اس عظیم الشان مہم اور جہاد میں حصہ لیا ہے۔ اور باقاعدگی سے شامل ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کے تعلق کی وجہ سے وقف جدید میں شمولیت خاص برکات کی حامل ہے۔ صرف ۸ روپے ماہوار یا ۶/ روپے سالانہ دے کر اس میں شامل ہونا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خود شامل ہو کر قرآن کریم کے شیریں ثمرات کی نشوونما اور اس کی برکات سے حصہ لیا جاوے۔

اب موجودہ سال کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ دوست جلد از جلد وعدے پورے کریں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صاحب استطاعت احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خریدیں۔ بڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیں۔

مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ اخاء (اکتوبر) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس میں مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔

علمی مقابلے تلاوت، حفظ قرآن، اذان۔ بیت بازی۔ مشاہدہ و معائنہ پیغام رسانی (دو کی ٹیم) پرچہ ذہانت و عام دینی معلومات (یہ تمام اطفال کے لئے لازمی ہوگا) وہ الگ الگ معیار ہوں گے۔ معیار صغیر سات سال سے گیارہ سال۔ معیار کبیر گیارہ سال سے پندرہ سال۔ مقابلہ تقریر (عناوین آنحضرت صلعم کا بہترین نمونہ۔ برکات خلافت" "اسلام مجھے کیوں پیارا ہے" "جماعت احمدیہ اور تبلیغ اسلام) مقابلہ مضمون نویسی (عناوین رحمۃ للعالمین، القرآن المجید کے فضائل، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو دلائل۔ احمدیت کیا ہے۔

علمی و صنعتی نمائش اجتماع کے موقعہ پر ایک دلچسپ اور نہایت مفید علمی و صنعتی نمائش کا انتظام ہوگا۔ جس میں بہترین چارٹ یا دستی کام کا نمونہ پیش کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعام دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ورزشی مقابلے انفرادی: ۶۰ دوڑ سوگز، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، نشانہ غلیل۔ تین ٹانگ کی دوڑ (۲ کی ٹیم) جھنڈا جنگ (لا کی ٹیم جو علاقہ وار بنائی جائیگی) کبڈی اور فٹبال

(مہتمم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے خوشخبری

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ خدام کے اجتماع کے ساتھ ہی ۱۸۔ ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۹۶۹ء کو اپنی خاص روایات اور پوری شان کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام احمدی بچے پوری تیاری کے ساتھ ان بابرکت ایام کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے مقررہ تاریخوں میں جوق در جوق مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں اور اپنے اجتماع کی شان کو دوبالا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم ضیاء الحق قریشی کا نکاح ہمراہ لیڈی ڈاکٹر ممتاز انتظار آف کراچی بنت سید انتظار حسین صاحب دہلوی مالک احمد فرنیچر اسٹور کے ساتھ از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ ستمبر بروز جمعرات کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔

(حکیم محمود احمد دار الشفاء خانیوال)

سالانہ اجتماع اور قائدین خدام احمدیہ کی ذمہ داری

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اور ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور اخراجات کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ خدام سے سالانہ اجتماع کا چندہ ابھی سے وصول کر کے مرکز کو بھجوا دیں تاکہ ابتدائی اخراجات میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ (۱۷، ۱۸، ۱۹ اخاء) میں قائدین اضلاع اپنے ضلع کی سب مجالس کی نمائندگی کے ذمہ دار ہیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مراکش نے بھارت کے سفیر کو ناپسندیدہ شخص قرار دیدیا

رباط ۲۶ ستمبر۔ مراکش کی حکومت نے رباط میں بھارتی سفیر مسٹر گوربچن سنگھ کو ناپسندیدہ شخص قرار دیدیا ہے۔ گوربچن سنگھ نے حکومت کی واضح ہدایت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرنے کی کوشش کی تھی۔ خیال ہے کہ وہ پریس کانفرنس میں پاکستان کے خلاف بیان دینے والے تھے۔

مراکش میں بھارت کے سفیر گوربچن سنگھ اس وفد میں شامل تھے جسے بھارت نے اسلامی سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے نامزد کیا تھا۔ وفد کا لیڈر بھارتی وزیر صنعت مسٹر فخرالدین علی احمد کو مقرر کیا گیا تھا۔ مسٹر فخرالدین علی احمد کل سربراہوں کا اجلاس شروع ہونے تک رباط نہ پہنچ سکے۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر گوربچن سنگھ کانفرنس کے اجلاس میں چلے گئے۔ پاکستان کے صدر یحییٰ خاں نے اجلاس میں ان کی موجودگی پر اعتراض کیا اور کانفرنس سے واک آؤٹ کر دیا۔ ان کا موقف تھا کہ کانفرنس میں بھارتی حکومت کی بجائے بھارتی مسلمانوں کے وفد کو شرکت کرنی چاہیئے تھی۔ آج کانفرنس کا دوبارہ جب اجلاس شروع ہوا۔ تو مسٹر گوربچن سنگھ نے دوبارہ کانفرنس ہال میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ حالانکہ اسلامی سربراہوں نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ بھارتی حکومت کے وفد کو اجلاس میں شریک نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر گوربچن سنگھ کو کانفرنس ہال کے دروازے پر روک دیا گیا اور انہیں اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ اس پر انہوں نے "پاکستان کے مخاصمانہ رویہ" پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک پریس کانفرنس بلائی۔ مراکش کی حکومت نے انہیں پریس کانفرنس سے خطاب کرنے کی کوشش کی۔ اس پر انہیں ناپسندیدہ شخص قرار دے دیا گیا۔ توقع ہے کہ بھارتی حکومت سے کہا جائے گا کہ مسٹر گوربچن سنگھ کو واپس بلا لیا جائے اور کسی اور شخص کو مراکش میں سفیر مقرر کیا جائے۔

اجازت نہیں دی۔ تاکہ وہ صحیح صورت حال سے حکومت پاکستان کو مطلع کر سکے۔ حکومت پاکستان نے یہ درخواست ۱۹۵۰ء کے لیاقت نہرو معاہدہ کے تحت حکومت بھارت سے کی تھی اور بھارتی حکومت پر لازم تھا کہ وہ پاکستان کی اس درخواست کو منظور کرتی۔

آئندہ اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ میں ہو گی

رباط ۲۶ ستمبر۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ مسلمان سربراہوں کی دوسری کانفرنس آئندہ سال کے اوائل میں مکہ معظمہ میں منعقد ہوگی۔ اس میں موجودہ کانفرنس کے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جائیگا سال رواں کے آخر میں مسلم وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جائے گا۔ سال رواں کے آخر میں مسلم وزرائے خارجہ کی کانفرنس بھی طلب کی جائے گی۔ عام خیال یہ ہے کہ نئی سربراہ کانفرنس بھی طلب کی جائے گی۔ عام خیال یہ ہے کہ نئی سربراہ کانفرنس میں صدر ناصر اور دوسرے مسلم سربراہ بھی شریک ہوں گے جو کسی وجہ سے پہلی کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے ہیں۔ مسلم سربراہوں کی دوسری کانفرنس کا انتظام سعودی عرب کے شاہ فیصل کریں گے۔

صدر یحییٰ خان کا جرأتمندانہ طرز عمل

اسلام آباد ۲۶ ستمبر۔ مسلم سربراہوں کی کانفرنس میں بھارت کو شریک کرنے کے خلاف صدر یحییٰ خاں نے بائیکاٹ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ ملک بھر میں اسے بیحد سراہا گیا ہے۔ کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی اور دوسرے شہروں کے عوامی، سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے صدر یحییٰ کے اس اقدام کو انتہائی جرأت مندانہ قرار دیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ پوری قوم کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ میر واعظ کشمیر مولوی محمد احمد نے اس اقدام پر صدر یحییٰ کو مبارکباد پیش کی ہے۔

الجزائر اور مصر کی دھمکی

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ الجزائر اور متحدہ عرب متحدہ جمہوریہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر بھارتی وفد کو رباط کانفرنس میں شرکت کی اجازت دی گئی تو وہ بھی کانفرنس کے اجلاس میں شریک نہیں ہونگے آل انڈیا ریڈیو کے تمام نیوز بلیٹنوں میں بار بار یہ اطلاع نشر کی گئی تاہم ابھی تک بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی نے اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضورؓ نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅕ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅘ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل:۔ زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ اُن کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

احمد آباد میں بیس مسلمانوں کو زندہ جلادیا گیا

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ بھارت کے صوبہ گجرات کے مسلم کش فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے۔ احمد آباد میں کل کرفیو کے تین گھنٹے کے وقفہ کے دوران ایک سو مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ ہندو غنڈوں کے ایک مسلح گروہ نے پولیس اور فوج کی موجودگی میں ایک ہی خاندان کے بیس افراد کو زندہ جلا ڈالا ان کے مکان کو بھی زندہ آتش کر دیا گیا۔

دریں اثنا بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی

صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے کل احمد آباد پہنچ گئیں۔ وزیر داخلہ مسٹر چوان پہلے سے وہاں موجود ہیں۔

وزیر خارجہ کے ترجمان کا بیان

اسلام آباد ۲۵ ستمبر۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل بھارت کے اس نقطۂ نظر کو افسوسناک قرار دیا ہے کہ پاکستان صوبہ گجرات کے مسلم کش فسادات سے پیدا ہونے والی صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے ترجمان نے کہا کہ یہ بات اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ حکومت بھارت نے دہلی میں پاکستان ہائی کمشن کے نمائندہ کو فساد زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کی

ہمیشہ رب العٰلمین کے فرمانبردار رہو اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرو

جب موت آئے تو وہ اطاعت کے سوا تمہیں کسی اور حالت میں نہ پائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۗ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور ابراہیمؑ کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی تاکید کی تھی کہ تم اپنی خیر خواہی صرف اپنی ذات یا اپنی قوم تک محدود نہ رکھنا بلکہ اسے وسیع کرتے چلے جانا اور ساری دنیا کو اس میں شامل کرنا۔ اس جگہ دین سے مراد وہی لائحۂ عمل ہے جس میں تمام جہان کی بہتری مدِّ نظر ہو۔ گویا ابراہیمؑ نے اپنے پڑپوتوں تک کو ہدایت دی کہ اپنے آپ کو صفت ربّ العٰلمین کا مظہر بنانا اور دنیا کی کسی قوم کو اپنی خیر خواہی سے محروم نہ رکھنا۔

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ ہر وقت اسلام پر قائم رہو۔ کیونکہ موت کے متعلق کوئی انسان نہیں جانتا۔ کہ وہ کب آجائے۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ ہمیشہ رب العٰلمین کے فرمانبردار رہو۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرو تا کہ جب موت آئے تو وہ تمہیں اطاعت کے سوا اور کسی حالت میں نہ پائے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرو کہ وہ تمہاری تباہی کو برداشت ہی نہ کرے۔ اور اس وقت تم کو موت دے جبکہ تم کامل مومن بن چکے ہو۔ اور اس کی خوشنودی حاصل کر چکے ہو۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ کبھی تو انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں اتنا محو ہو جاتا ہے۔ کہ دنیا جہان کو بھلا دیتا ہے اور کبھی دوسری چیزوں کی طرف اسے اتنی توجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو منافق ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کس طرح؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس آتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ اور جب میں گھر جاتا ہوں تو اور حالت ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کوئی گھبراہٹ والی بات نہیں۔ اگر ہر وقت ایک جیسی حالت رہے۔ تو انسان مر جائے۔ در اصل قبض اور بسط کے بھی مختلف درجات ہوتے ہیں۔ کامل مومن کی جو حالت قبض ہوتی ہے۔ وہ اس سے نچلے درجہ والے کے لئے بسط کی حالت ہوتی ہے۔

اسی طرح انبیاء پر بھی قبض و بسط کا دَور آتا رہتا ہے۔ مگر نبیوں کی قبض صدیقوں کی بسط ہوتی ہے۔ اسی لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں بھی مقربین کی بدیاں ہوتی ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اوسط درجہ کے لوگ جس کو نیکی سمجھتے ہیں۔ وہ اعلےٰ درجہ کے لوگوں کے نزدیک بعض دفعہ بدی بن جاتی ہے۔ اور اوسط درجہ کے لوگوں کی بدیاں ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ پس چونکہ یہ دو حالتیں انسان پر آتی رہتی ہیں۔ اور موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ تم خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرو کہ تم پر موت ایسے وقت میں آئے جو تمہارا بہترین وقت ہو۔ اور ملک الموت تمہاری اس وقت جان نکالے۔ جب تمہارا خدا تعالیٰ سے ایک سچا اور مخلصانہ تعلق قائم ہو چکا ہو۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳)

محترم سردار عبد الحمید صاحب مرحوم کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ نماز اور تدفین میں کثیر التعداد احباب کی شرکت

ربوہ ۔ محترم سردار عبد الحمید صاحب مرحوم آڈٹ آفیسر ریلوے (جنہوں نے ۲۵ اور ۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب وفات پائی تھی) کی نعش ۲۶ ستمبر کو بعد نماز جمعہ بہشتی مقبرہ کے قطعۂ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد محترم سردار صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ کو بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

محترم سردار صاحب مرحومؓ نے تین بیٹے چوہدری عبد المجید صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ چوہدری عبد الباری صاحب بی۔ اے ہومیو پیتھک ڈاکٹر مدینہ کالونی لاہور اور چوہدری عبد النور صاحب بی۔ ایس سی ٹیوب ویل ڈیلر گلبرگ لاہور۔ نیز چار صاحبزادیاں بلقیس بیگم صاحبہ بیگم خان بہادر مولوی محمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل۔ بی پی۔ سی۔ ایس۔ ثریا بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی مرحوم۔ سلمیٰ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ربوہ اور بشریٰ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشارت احمد صاحب ملٹری اکاؤنٹس کراچی۔ اور ۳۹ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت محترم سردار صاحب کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

ربوہ میں شعبۂ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

پانچواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح ایئر کموڈور ظفر چوہدری سٹیشن کمانڈر پی۔ اے۔ ایف سرگودہا نے کیا

پاکستان کی مشہور ٹیموں اور ملک گیر شہرت کے حامل نامور کھلاڑیوں کی شرکت

ربوہ ۲۷ تبوک ۔ شعبۂ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام کل صبح یہاں پانچواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم جناب ایئر کموڈور ظفر چوہدری سٹیشن کمانڈر پی۔ اے۔ ایف سرگودہا نے کیا۔ جنہوں نے ٹورنامنٹ کے پہلے روز اس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کی مشہور و معروف چودہ ٹیمیں اور ملک گیر شہرت کے حامل نامور کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔

افتتاحی تقریب کا آغاز پونے دس بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مہمان خصوصی کا تعارف کرانے کے بعد ان سے ٹورنامنٹ کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ موصوف نے افتتاح کی رسم ادا کی۔

افتتاح کے بعد پہلا میچ ربوہ (اے) اور سیالکوٹ کے مابین ہوا۔ یہ میچ اول الذکر نے ۲۲ کے مقابلہ میں ۳۷ پوائنٹس سے جیت لیا۔ دوسرا میچ ریلوے اور واپڈا کے درمیان ہونا تھا۔ لیکن واپڈا کی ٹیم میدان میں نہ اتری اس طرح ریلوے کو واک اوور مل گیا۔

یہ ٹورنامنٹ کلب سیکشن اور کالج سیکشن میں کھیلا جا رہا ہے۔ شام کو کالج سیکشن میں تین میچ کھیلے گئے۔ پہلا میچ اسلامیہ کالج لائل پور اور ٹی۔ آئی کالج گھٹیالیاں کے مابین کھیلا گیا۔ جو اول الذکر نے ۵۶ کے مقابلہ میں ۲۲ پوائنٹس سے جیتا۔

دوسرے میچ میں میونسپل کالج وزیر آباد اور گورنمنٹ کالج سرگودہا ایک دوسرے کے بالمقابل تھے۔ اس میں ۳۱ کے مقابلے میں ۴۴ پوائنٹس سے جیت اول الذکر کے ہاتھ رہی۔ تیسرے میچ میں جو ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور انبالہ مسلم کالج سرگودہا کے مابین کھیلا گیا۔ ۳۱ کے مقابلہ میں ۵۴ پوائنٹس سے میدان ٹی۔ آئی کالج کے ہاتھ رہا۔ ٹورنامنٹ مزید دو دن جاری رہے گا۔ فائنل مقابلے ۲۸ ستمبر کو ہوں گے۔

(حمید احمد خالد سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)